منتخب آیات

1. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ (سورۃ الاحزاب: 71-70)

ترجمہ: اے ایمان والو اڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمہارے واسطے تمہارے کام اور بخش دے تم کو تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے اس نے پائی بڑی مراد۔

تشریح:

ان آیات کے شروع میں دو باتوں یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور درست بات کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تقویٰ کے معنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے دین وشریعت کے احکام کی بجا آوری ہے۔ دوسری تاکید یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ درست بات کہے۔ جھوٹ وغیرہ کا اس میں احتمال نہ ہو۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور اس کے ساتھ ہی آخرت کی مغفرت کا وعدہ بھی فرمایا گیا ہے۔

2. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

تشریح:

یہاں عام ضابطے کے طور پر مسلمانوں سے ارشاد فرمایا گیا کہ تمھیں اپنے تمام کاموں میں حضور ﷺ کا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے۔ گویا حضور ﷺ سب مسلمانوں کے لیے نمونہ ہیں۔ جو شخص اپنی زندگی میں آپ کو نمونہ بنا کر جس قدر محاسن اپنے اندر پیدا کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو سکتا ہے۔ دنیا و آخرت کی تمام سعادتیں صرف آپ کی ذات کی اتباع، اطاعت اور تقلید سے وابستہ کر دی گئی ہیں۔

3. وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ (سورۃ آل عمران: 103)

ترجمہ: اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔

تشریح:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی اس کے احکام پر عمل کرنے کا سب مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی وغیرہ سے منع کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں تفرقہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑ دیں۔ پھر عداوت، خود غرضی، حسد، کینہ اور بغض جیسی برائیاں پیدا ہو کر مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے کے خلاف کر دیتی ہیں۔

اوراس کے برعکس اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اپنا رہبر بنائیں اس کے احکام پر عمل کریں تو سب برائیوں کی جگہ محبت، دوستی، اخلاص، مروّت، ہمدردی جیسی بھلائیاں پیدا ہوں گی۔

4. إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (سورۃ الحجرات:13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

تشریح:

سیاق وسباق کے لحاظ سے آیت کا یہ ٹکڑا اس مقام پر آیا ہے جہاں مسلمانوں کو عیب جوئی اور طعن وتشنیع سے منع کیا گیا۔ بسا اوقات برائیوں کا ارتکاب آدمی اس وقت کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لے اور دوسروں کو حقیر سمجھ لے۔ اس موقع پر ارشاد ربانی کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا چھوٹا، بڑا یا معزز یا حقیر ہونا، ذات پات یا خاندان ونسب کی وجہ سے نہیں ہوتا، بلکہ قرآن کی زبان میں جو شخص جس قدر نیک خصلت، مؤدب اور پرہیزگار ہے اسی قدر اللہ کے ہاں معزز ومکرم ہے۔ نسب کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ سب انسان آدم وحوا کی اولاد ہیں۔ اسی واسطے حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا: ''کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں، سرخ کو سیاہ اور سیاہ کو سرخ پر فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب۔''

5. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (سورۃ آل عمران:190)

ترجمہ: بے شک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا آنا جانا، اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے۔

تشریح:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں کا ذکر فرما کر عقل مندوں کو اس جہان کے کارخانہ پر غور کرنے کی دعوت دی ہے، تاکہ اس غور وفکر سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ان کے لیے آسان ہو جائے، قرآن غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن غور وفکر ایسا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہو۔ اس کے برعکس ایسا غور وفکر جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ سے دوری ہو اور انسان یہ سمجھ لے کہ اس جہان کا کارخانہ خود ہی چل رہا ہے۔ ایسے لوگ قرآن کی زبان میں عقلمند نہیں، بلکہ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی یقین کرے کہ یہ سارا مربوط ومنظم سلسلہ ضرور کسی ایک مختار کل اور قادر مطلق فرمانروا کے ہاتھوں میں ہے جس نے اپنی عظیم قدرت واختیار سے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کی حد بندی کر دی ہے۔ کسی چیز کی مجال نہیں کہ اپنے دائرہ عمل سے باہر قدم نکال سکے۔

6. لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (سورۃ آل عمران:92)

ترجمہ:۔ ہرگز نہ حاصل کر سکو گے نیکی میں کمال جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ۔

تشریح:

عموماً انسان مال و دولت سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اس محبت کو کمزور کرنے کے لیے قرآن نے یہ رہنمائی فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر مال و دولت میں سے پیاری چیز اس کی راہ میں خرچ کرو تاکہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے اور اس کے ساتھ ہی یہ یقین پیدا ہو کہ مال و دولت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے' اسی کی راہ میں خرچ ہونی چاہیے۔

جاہلیت میں لوگ عام طور پر اپنی ذاتی شہرت اور بڑائی کے لیے مال خرچ کرتے اور اس پر فخر کرتے تھے۔ قرآن مجید نے جہاں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تعلیم دی ہے وہاں ذاتی اغراض کے تمام پہلو رد کر دیے ہیں۔

7. وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسولؐ لے لو اور جس سے منع کرے اسے چھوڑ دو۔

تشریح:

آیت کا مفہوم عام ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرنے کو فرمائیں فوراً کرو۔ اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ یعنی ہر عمل اور ارشاد میں آپؐ کی تعمیل ہونی چاہیے۔ گویا اس آیت میں صحیح اسلامی زندگی گزارنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں وہ برحق ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے احکام بیان فرماتے ہیں اور خود عمل کرتے ہیں۔

8. اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ (سورۃ العنکبوت: 45)

ترجمہ: بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بری باتوں سے۔

تشریح:

آیت بالا کے اس ٹکڑے نے واضح کیا ہے کہ نماز میں ایسی خوبی ضرور ہے جس کے سبب نمازی بے حیائی اور برائی سے بچ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب جسمانی بیماری کی تشخیص ہو جائے اور اس کے لیے مناسب دوا بھی تجویز ہو تو دوا ضرور اثر دکھاتی ہے۔ بشرطیکہ بیمار کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کرے جو اس دوا کی تاثیر کے خلاف ہو۔ اس اعتبار سے واقعی نماز بھی قوی التاثیر ہے۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ نماز کے اندر چند ایسی خوبیاں ہیں جن کی موجودگی میں آدمی کے لیے جو واقعی نماز خلوص سے پڑھتا ہو ممکن نہیں کہ بے حیائی اور برائی کی طرف جھکے۔

9. وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ (سورۃ الانعام: 164)

ترجمہ: اور جو کوئی گناہ کرتا ہے سو وہ اس کے ذمہ ہے اور بوجھ نہ اٹھائے گا ایک شخص دوسرے کا۔

تشریح:

قرآن کا دعویٰ ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے جو شخص جیسے اعمال کرے گا اچھے ہوں یا برے' اس کے مطابق جزا و سزا پائے گا۔ گویا اچھے اعمال کی اچھی جزا اور برے اعمال کی بری سزا۔

10۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (سورۃ النحل:90)

ترجمہ: اللہ حکم دیتا ہے انصاف کرنے اور بھلائی کرنے کا۔

تشریح:

آیت کے اس حصہ میں عدل واحسان کا حکم دیا گیا ہے۔ عدل کے معنی انصاف کے ہیں یعنی کسی کو اس کا پورا حق ادا کرنا اور احسان یہ ہے کہ کسی سے اس کے حق سے بڑھ کر مروت اور نیکی کرنا اس آیت میں جہاں لین دین کے معاملے میں انصاف کرنے کا حکم موجود ہے وہاں سب عقائد اخلاق اور اعمال کے معاملے میں بھی انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ اس پوری آیت میں تمام بھلائیوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اس لیے اس آیت کی جامعیت کے پیش نظر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو خطبہ جمعہ کے آخر میں شامل کر دیا تھا۔ جو آج تک جمعہ کے روز خطبہ کے آخر میں پڑھا جاتا ہے۔

11۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (سورۃ الحجر:9)

ترجمہ: بے شک ہم نے خود اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

تشریح:

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود ہی وعدہ فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود اس کتاب کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے اور ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ ان شاءاللہ

12۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (سورۃ البقرۃ:183)

ترجمہ: اے ایمان والو فرض کیے گئے تم پر روزے۔

تشریح:

اس آیت مقدسہ میں روزے کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو پہلی امتوں پر بھی فرض رہی ہے۔ روزہ سے انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ روزہ گناہوں سے بچنے کا عمدہ طریقہ ہے۔ یہ انسانی طبیعت میں نیکی کرنے کا ذوق پیدا کرتا ہے اور گناہوں سے نفرت پیدا کرتا ہے۔ اس لیے یہ اہل ایمان پر فرض کیا گیا ہے۔

روزہ ارکان اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ ہر سال رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ روزہ صبر سکھاتا ہے جو قربت الٰہی کا ذریعہ ہے۔